www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید

حافظ محمد اسحاق زاہد
مدرس کلیتہ الشریعہ گارڈن ٹاؤن لاہور

(1) تبلیغی جماعت کے ساتھ ایک نماز کا ثواب انچاس کروڑ گنا

(2) فضائل اعمال میں ضعیف روایت پر عمل

(3) تشہد میں محلِ رفعِ سبابہ

تبلیغی حضرات اپنی پوری صلاحیتیں اور اپنی پوری توانائیاں صرف اور صرف فضائل اعمال کی تبلیغ میں خرچ کردیتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آیات و احادیث وعید سنانا ان کے ہاں ایک بڑا جرم ہے۔

فضائل اعمال میں ضعیف، منکر اور موضوع احادیث ذکر کرنے سے یہ لوگ ذرہ بھر بھی نہیں ہچکچاتے، ان کی کتاب تبلیغی نصاب (جس کا نام اب "فضائل اعمال" رکھ دیا گیا ہے) کا تقریباً نصف حصہ اسی قسم کی احادیث اور خرافات و بدعات سے لبریز ہے، اس کے مصنف نے جی بھر کے منکر و موضوع احادیث کی کثرت و بھتات کردی ہے۔ ان سے بات کی جائے تو بڑی بے باکی سے گویا ہوتے ہیں کہ "فضائل اعمال سے تعلق رکھنے والی ضعیف احادیث کو ان کرنا اور ان پر عمل کرنا جائز ہے"

ہم ان کے اس اصول کا مناقشہ تو بعد میں کریں گے، پہلے آیئے یہ دیکھیں کہ تبلیغی بھائیوں کے ہاں یہ جو زبان زد عام و خاص ہے کہ "اللہ کے راستے میں (تبلیغی جماعت کے ساتھ) نکل / ایک نماز کا ثواب انچاس کروڑ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے" کہاں سے ثابت ہے اور ان کے پیش کردہ ثبوت کی کیا حقیقت ہے؟

میرے سامنے اس وقت انہیں بھائیوں کی ایک کتاب مسمیٰ "قرآن و حدیث کی روشنی میں اللہ کے راستے میں نکل کر نماز ادا کرنے کا انچاس کروڑ گنا ثواب" ہے جس میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ایک مفتی صاحب کا فتویٰ بایں الفاظ منقول ہے (مختصراً")

تبلیغی حضرات کے قول کے مطابق اس راستے میں ایک نماز کا انچاس کروڑ نمازوں جتنا ثواب دراصل دو حدیثوں کے مجموعے کا حاصل ہے۔

(۱) متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے گھر بیٹھے اللہ کی راہ میں نفقہ بھیجا اسے ایک درہم کے بدلے سات سو درہموں کا ثواب اور جو خود جنگ کرنے کے لئے نکلے اور پھر اس راستے میں خرچ کرے اسے ایک درہم کے بدلے میں سات لاکھ درہموں کا ثواب ملے گا' پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ

اس حدیث کا لفظی ترجمہ پیش کردیا گیا ہے۔ ورنہ مفتی صاحب نے تو (مَن غزی بنفسہ فی سبیل اللہ و انفق فی وجہ ذلک) کا ترجمہ یوں کیا ہے اور . کی راہ میں نکل کر خرچ کرے گا حالانکہ (غزی) کا ترجمہ کسی بھی لغت کی کتاب میں خرچ کرنا نہیں ہے . یہ من مانی ہے' حدیث کی معنوی تحریف ہے اور اسے اپنے مقاصد کے مطابق ڈھالنے کی ناکام کوشش ہے۔

(۲) حضرت معاذؓ سے مروی ہے' آپؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکل کر نماز' روزہ اور ذکر کا ثواب انفاق فی سبیل اللہ کی نسبت سات سو گنا زیادہ ہے"

اب پہلی حدیث میں ایک روپے کا سات لاکھ ہے اور دوسری حدیث میں اللہ کی راہ میں نماز کا ثواب اس سے سات سو گنا زیادہ ہے' چنانچہ سات لاکھ کو سات سو سے ضرب دی جائے تو نتیجہ انچاس کروڑ آتا ہے۔

مفتی صاحب! آپ نے کتنے تکلف و تصنع سے کام لیا!! بات کا بتنگڑ بنانے کا طریقہ آپ نے خوب آزمایا' قارئین کو دھوکہ دینے کی بھرپور کوشش و کاوش کی' آپ کے اس فتوے پر ہماری چند گزارشات ہیں

۱۔ دونوں احادیث ذکر کرتے ہوئے آپ نے اپنی پوری صلاحیتیں یہ ثابت کرنے میں صَرف کردیں کہ ان کا تعلق اللہ کے راستے (یعنی تبلیغی جماعت کے ساتھ) میں نکلنے والوں کے ساتھ ہے' حالانکہ پہلی حدیث کے الفاظ (ومن غزی بنفسہ فی سبیل اللہ) واضح طور پر آپ کے موقف کی تردید کر رہے ہیں۔

۲۔ آپ یہ نہ سوچا کہ ان احادیث کو کتاب الجہاد میں روایت کیا گیا ہے اور ان کے سیاق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و سباق اور آئمہ کے تصرف سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان کا تعلق میدان جنگ سے ہے۔

۳۔ پہلی حدیث کے آخر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تو (وَاللہ یضاعف لمن یشاء) پڑھ کر اللہ کے خزانوں کے بے بہا ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اور مفتی صاحب! آپ اس کے فضل کی انچاس کروڑ سے تحدید کر رہے ہیں اور وہ بھی ایچ پیچ ڈال کر، چکر دے کر اور مکر و فریب کے انوکھے طریقے کے ساتھ؟ شریعت بالکل سیدھی سادہ ہے، تصنع و تکلف کی قائل نہیں ہے، اس طرح پیچ و تاب کھانے اور نصوص کو مروڑنے کی کیا ضرورت تھی؟ صرف اتنی بات ہی کافی ہوتی کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں کئی گنا زیادہ دیتے ہیں۔

۴۔ مفتی صاحب! آپ نے اپنے فتوی کے آخر میں انچاس کروڑ کی دلیل قرآن سے مذکورہ بالا آیات (وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ) پیش کی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو اسے (لمن یشاء) کے ساتھ مقید کردیا ہے اور نہ جانے آپ کو وحی ہوگئی ہے کہ یہ مضاعفت انچاس کروڑ گنا ہے اور اس کے مستحق بھی آپ تبلیغی ہیں!

۵۔ آپ نے اس انچاس کروڑ والی موضوع فضیلت کی طرف لوگوں کو ترغیب دے دے کر انہیں جہاد بالسیف سے غافل کردیا ہے، آج جب کہ پوری دنیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ ماؤں بہنوں کی عصمتیں لوٹی جا رہی ہیں اور آگ اور خون کا کھیل کھیلا جا رہا ہے آپ انچاس کروڑ کی طرف دعوت دے رہے ہیں؟ اس انچاس کروڑ کو پانے کے لئے میدان جہاد میں کیوں نہیں جاتے، تلوار کیوں نہیں اٹھاتے؟ بے گناہوں کے خون کا بدلہ کیوں نہیں لیتے؟ ماؤں بہنوں کی عصمتیں کیوں نہیں بچاتے؟ ان گزارشات کے بعد اب آیئے یہ دیکھیں کہ احادیث مذکورہ محدثین کے اس میزان و ترازو میں کیا وزن رکھتی ہیں جس کے ذریعے وہ صحیح و ضعیف کے درمیان امتیاز کرتے ہیں۔

پہلی حدیث سنن ابن ماجہ کتاب الجہاد باب فضل النفقة فی سبیل اللہ میں متعدد صحابہ کرامؓ سے مرفوعا" مروی ہے، اس کی سند میں "الخلیل بن عبداللہ" نامی ایک راوی ہے جو بالاتفاق مجہول ہے اور مجہول کی روایت ضعیف جدا یا منکر کے درجہ تک پہنچتی ہے۔ ابن عبدالھادی اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

"الخلیل بن عبداللہ نے یہ حدیث الحسن البصری کے واسطے سے کئی صحابہ سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی ہے اور یہ حدیث "منکر" ہے اور الخلیل بن عبداللہ مجہول ہے"

امام الدار قطنی، امام الذہبی، امام المنذری اور الحافظ ابن حجر بھی اسے مجہول کہتے ہیں۔ دیکھئے: تہذیب (167/3)، تقریب (227/1)

متقدمین میں سے ابن عبدالهادی کا فیصلہ آپ پڑھ چکے کہ وہ اس حدیث کو "منکر" کہتے ہیں، معاصرین میں سے شیخ البانی مدظلہ العالی بھی اسے "ضعیف" کہتے ہیں۔ دیکھئے: ضعیف الجامع الصغیر(5398)، ضعیف سنن ابن ماجہ صفحہ 222

دوسری حدیث درج ذیل کتب حدیث میں مروی ہے۔

سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی تضعیف الذکر فی سبیل اللہ عز و جل (316/2 - عون) مستدرک حاکم کتاب الجہاد (78/2) حاکم کہتے ہیں: صحیح الاسناد، اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔

السنن الکبریٰ للبیہقی (172/9) کتاب السیر۔ اس حدیث میں دو راوی " زبان بن فائد" اور اس کا استاد سہل بن معاذ بن انس الجہنیؒ" ہیں ان میں سے اول لذکر شدید قسم کا ضعیف ہے اور ثانی الذکر بھی ضعیف الحدیث ہے۔

"زبان بن فائد" کے بارے میں علماء جرح و تعدیل کے اقوال درج ذیل ہیں

امام احمد: احادیثہ مناکیر

ابن معین: شیخ ضعیف تہذیب (308/3)

ابن حبان: منکر الحدیث جدا" اور یہ سہل سے ایک ایسا نسخہ روایت کرتا ہے جو تقریبا" موضوع ہے، اس لئے ناقابل احتجاج ہے۔ المجروحین (313/1)

حافظ ابن حجر بھی اسے "ضعیف الحدیث" کہتے ہیں تقریب (257/1) اور نہ جانے امام ذہبی نے حدیث کی تصحیح میں حاکم کی موافقت کس طرح کردی ہے؟ حالانکہ خود ذہبی نے "زبان بن فائد" کو اپنی کتب المغنی فی الضعفاء (342/1) اور دیوان الضعفاء و المتروکین صفحہ106) میں ذکر کرکے اس کی تضعیف پر جزم ظاہر کردیا ہے۔

دوسرے راوی (سہل بن معاذ) کے بارے میں ابن معین "ضعیف" کہتے ہیں، ابن حبانؒ نے اسے "الثقات" میں ذکر کرنے کے بعد کہا ہے " لَا يُعتَبَرُ بِحَدِيثِهِ مَا كَانَ مِن رِوَايَةِ زَبَّانَ بنِ فَائِدٍ عَنهُ

یعنی اس کی وہ حدیث ناقابل اعتبار ہے جو اس سے زبان بن فائد نے روایت کی ہوگی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ